© rasailojaraid.com

ترجمۂ قرآن مجید

مع صرفی و نحوی تشریح

افادات: حافظ احمد یار مرحوم

ترتیب وتدوین: لطف الرحمٰن خان

سورۃ النساء

آیات ۴۴ تا ۴۶

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا
السَّبِيْلَ ﴿۴۴﴾ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا ۙ وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا ﴿۴۵﴾ مِنَ الَّذِيْنَ
هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ
وَّرَاعِنَا لَيًّۢا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِى الدِّيْنِ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا
لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ ۙ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۴۶﴾

ط ع ن

طَعَنَ ۔ يَطْعَنُ (ف) طَعْنًا : کسی کو نیزہ چبھونا۔ طنز کرنا‘ طعنہ دینا۔ آیت زیر مطالعہ۔

ترکیب : ’’اُوْتُوْا‘‘ کا نائب فاعل اس میں ’’هُمْ‘‘ کی ضمیر ہے جو ’’اَلَّذِيْنَ‘‘ کے لیے ہے‘ جبکہ ’’نَصِيْبًا‘‘ مفعول ثانی ہے۔ ’’كَفٰى بِاللّٰهِ‘‘ میں با زائدہ ہے اور یہ آفاقی صداقت کا بیان ہے‘ اس لیے ترجمہ حال میں ہوگا۔ ’’وَلِيًّا‘‘ اور ’’نَصِيْرًا‘‘ تمیز ہیں۔ ’’كَلِمَةٌ‘‘ کی جمع ’’كَلِمٌ‘‘ ہے۔ ’’غَيْرَ مُسْمَعٍ‘‘ حال ہے‘ اس لیے اس کا مضاف ’’غیر‘‘ منصوب ہوا ہے۔ ’’لَيًّا‘‘ اور ’’طَعْنًا‘‘ بھی حال ہیں۔ ’’اَقْوَمَ‘‘ افعل تفضیل ہے اور ’’كَانَ‘‘ کی خبر ثانی ہے۔

ترجمہ:

اَلَمْ تَرَ : کیا آپ نے غور نہیں کیا

اِلَى الَّذِيْنَ : ان کی (حالت کی) طرف جن کو

اُوْتُوْا : دیا گیا

نَصِيْبًا : ایک حصہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مِّنَ الْكِتٰبِ : کتاب سے
يَشْتَرُوْنَ : وہ لوگ خریدتے ہیں
الضَّلٰلَةَ : گمراہی کو
وَيُرِيْدُوْنَ : اور چاہتے ہیں
اَنْ : کہ
تَضِلُّوا : تم لوگ (بھی) گمراہ ہو
السَّبِيْلَ : راستے سے
وَاللّٰهُ : اور اللہ
اَعْلَمُ : خوب جانتا ہے
بِاَعْدَآئِكُمْ : تمہارے دشمنوں کو
وَكَفٰى : اور کافی ہے
بِاللّٰهِ : اللہ
وَلِيًّا : بطور کارساز کے
وَّكَفٰى : اور کافی ہے
بِاللّٰهِ : اللہ
نَصِيْرًا : بطور مددگار کے
مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا : جو یہودی ہوئے ان میں وہ بھی ہیں
يُحَرِّفُوْنَ : جو پھیرتے ہیں
الْكَلِمَ : کلاموں کو
عَنْ مَّوَاضِعِهٖ : ان کے رکھنے کی جگہوں سے
وَيَقُوْلُوْنَ : اور کہتے ہیں
سَمِعْنَا : ہم نے سنا
وَعَصَيْنَا : اور ہم نے نافرمانی کی
وَاسْمَعْ : اور (کہتے ہیں) تو سن
غَيْرَ مُسْمَعٍ : نہ سنایا ہوا ہوتے ہوئے
وَّرَاعِنَا : اور (کہتے ہیں) راعنا
لَيًّا : مروڑتے ہوئے
بِاَلْسِنَتِهِمْ : اپنی زبانوں کو
وَطَعْنًا : اور طعنہ دیتے ہوئے
فِي الدِّيْنِ : دین میں
وَلَوْ اَنَّهُمْ : اور یہ کہ اگر وہ
قَالُوْا : کہتے
سَمِعْنَا : ہم نے سنا
وَاَطَعْنَا : اور ہم نے اطاعت کی
وَاسْمَعْ : اور (کہتے) آپ سنیے
وَانْظُرْنَا : اور آپ مہلت دیں ہم کو
لَكَانَ : تو یقیناً وہ ہوتا
خَيْرًا : بہتر
لَّهُمْ : ان کے لیے
وَاَقْوَمَ : اور زیادہ پائیدار
وَلٰكِنْ : اور لیکن
لَّعَنَهُمُ : لعنت کی ان پر
اللّٰهُ : اللہ نے
بِكُفْرِهِمْ : ان کے کفر کے سبب سے
فَلَا يُؤْمِنُوْنَ : پس وہ ایمان نہیں لائیں گے
اِلَّا : مگر
قَلِيْلًا : تھوڑا

آیات ۴۷ تا ۵۰

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ
وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰٓى اَدْبَارِهَآ اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّآ اَصْحٰبَ السَّبْتِ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مَفْعُوْلًا۝ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ
فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا۝ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۭ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ وَلَا
يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا۝ اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ۭ وَكَفٰى بِهٖٓ اِثْمًا مُّبِيْنًا۝

ط م س

طَمَسَ۔ يَطْمِسُ (ض) طَمْسًا : کسی چیز کا حلیہ بگاڑ دینا‘ نام ونشان مٹا دینا۔ آیت زیر مطالعہ۔

اِطْمِسْ (فعل امر) : تو بگاڑ دے۔ ﴿رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ﴾ (یونس:۸۸) ’’اے ہمارے ربّ! تو برباد کر دے ان کے اموال کو۔‘‘

ف ت ل

فَتَلَ ۔ يَفْتِلُ (ض) فَتْلًا : رسی بٹنا۔

فَتِيْلٌ: بٹی ہوئی باریک بتی‘ دھاگہ‘ آیت زیر مطالعہ۔

ترکیب : ’’مُصَدِّقًا‘‘ حال ہے۔ ’’فَنَرُدَّ‘‘ کا فا سببیہ ہے اس لیے مضارع ’’نَرُدَّ‘‘ حالتِ نصبی میں ہے۔ فا سببیہ پر عطف ہونے کی وجہ سے ’’اَوْ نَلْعَنَهُمْ‘‘ منصوب ہوا ہے اور اس میں ’’هُمْ‘‘ کی ضمیر ’’وُجُوْهًا‘‘ کے لیے ہے۔ ’’كَانَ‘‘ کا اسم ’’اَمْرُ اللّٰهِ‘‘ ہے اور ’’مَفْعُوْلًا‘‘ اس کی خبر ہے اور یہ آفاقی صداقت کا بیان ہے۔ ’’اَنْ يُّشْرَكَ‘‘ کا نائب فاعل محذوف ہے جو کہ ’’شَيْءٌ‘‘ ہو سکتا ہے۔ ’’بِهٖ‘‘ کی ضمیر اللہ کے لیے ہے۔ ’’اِثْمًا عَظِيْمًا‘‘ حال ہے۔ ’’فَتِيْلًا‘‘ تمیز ہے۔ ’’بِهٖ‘‘ کی ضمیر ’’الْكَذِبَ‘‘ کے لیے ہے۔ ’’اِثْمًا مُّبِيْنًا‘‘ تمیز ہے۔

ترجمہ:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ : اے لوگو جن کو
اُوْتُوا : دی گئی
الْكِتٰبَ : کتاب
اٰمِنُوْا : تم ایمان لاؤ
بِمَا : اس پر جو
نَزَّلْنَا : ہم نے اتارا
مُصَدِّقًا : تصدیق کرنے والا ہوتے ہوئے
لِّمَا : اس کی جو
مَعَكُمْ : تمہارے ساتھ ہے
مِّنْ قَبْلِ : اس سے پہلے
اَنْ : کہ
نَّطْمِسَ : ہم بگاڑ دیں
وُجُوْهًا : کچھ چہروں کو
فَنَرُدَّهَا : پس ہم لوٹا دیں ان کو
عَلٰٓى اَدْبَارِهَآ : ان کی پیٹھوں پر
اَوْ : یا
نَلْعَنَهُمْ : پھر ہم لعنت کریں
كَمَا : جیسے کہ
لَعَنَّآ : ہم نے لعنت کی
اَصْحٰبَ السَّبْتِ : ہفتے کے دن والوں پر
وَكَانَ : اور ہوتا ہے
اَمْرُ اللّٰهِ : اللہ کا حکم
مَفْعُوْلًا : کیا ہوا
اِنَّ اللّٰهَ : یقیناً اللہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لَا یَغْفِرُ :نہیں بخشے گا	اَنْ :(اس کو) کہ
یُّشْرَکَ :شریک کیا جائے (کچھ بھی)	بِہٖ :اس کے ساتھ
وَیَغْفِرُ :اور وہ بخش دے گا	مَا :اس کو جو
دُوْنَ ذٰلِكَ :اس کے علاوہ ہے	لِمَنْ :جس کے لیے
یَّشَآءُ :وہ چاہے گا	وَمَنْ :اور جو
یُّشْرِكْ :شرک کرتا ہے	بِاللّٰهِ :اللہ کے ساتھ
فَقَدِ افْتَرٰٓی :تو اس نے جھوٹ گھڑا ہے	اِثْمًا عَظِیْمًا :ایک عظیم گناہ ہوتے ہوئے
اَلَمْ تَرَ :کیا آپؐ نے غور نہیں کیا	اِلَی الَّذِیْنَ :ان (کی حالت) کی طرف جو
یُزَكُّوْنَ :تزکیہ کرتے ہیں	اَنْفُسَھُمْ :اپنے نفس کا
بَلِ اللّٰهُ :بلکہ اللہ	یُزَكِّیْ :تزکیہ کرتا ہے
مَنْ :اس کا، جس کا	یَّشَآءُ :وہ چاہتا ہے
وَلَا یُظْلَمُوْنَ :اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا	فَتِیْلًا :کسی دھاگے برابر بھی
اُنْظُرْ :تو دیکھ	كَیْفَ :کیسے
یَفْتَرُوْنَ :وہ گھڑتے ہیں	عَلَی اللّٰهِ :اللہ پر
الْكَذِبَ :جھوٹ	وَكَفٰی :اور کافی ہے
بِہٖٓ :وہ	اِثْمًا مُّبِیْنًا :بطور واضح گناہ کے

نوٹ ۱: کچھ لوگ یہ سوال کرتے ہیں کہ مذکورہ آیت ۴۷ کے نزول کے بعد بے شمار یہود و نصاریٰ ایمان نہیں لائے پھر بھی مذکورہ عذاب نازل نہیں ہوا۔ یہ سوال قرآن مجید کے طرزِ بیان کو نہ سمجھنے کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے کہ سرے سے یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا' کیونکہ یہاں کوئی لفظ ایسا نہیں ہے جس سے معلوم ہو کہ یہ عذاب ضرور واقع ہوگا' بلکہ اس کے امکان کا ذکر ہے۔ (منقول از معارف القرآن)

ہمارے چند متقدمین نے اس کو استعارۃً لیا ہے۔ مثلاً مجاہدؒ کے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ حق کے راستے سے دھکیل کر گمراہی کی طرف متوجہ کر دیں۔ ابوزیدؒ کے نزدیک لوٹا دینا یہ تھا کہ ارضِ حجاز سے بلادِ شام میں پہنچا دیا جائے (منقول از تفسیر ابن کثیر)۔ استعارے کی گنجائش اس لیے بھی نکلتی ہے کہ وُجُوْہٌ کا لفظ چہروں کے علاوہ پوری شخصیت اور توجّہ وغیرہ کے معانی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

نوٹ ۲: کوئی شخص اگر مرنے سے پہلے کسی بھی گناہ سے سچی توبہ کر لے تو وہ معاف ہو جائے گا' یہاں تک کہ شرک بھی سچی توبہ سے معاف ہو جاتا ہے۔ آیت ۴۸ میں ایسے لوگوں کا ذکر ہے جن کو توبہ کی توفیق نصیب نہیں ہوئی۔ ایسے لوگوں میں سے جو شرک میں ملوث تھے' تو وہ معاف نہیں ہوگا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا قطعی فیصلہ ہے۔ اگر کوئی شرک میں ملوث نہیں تھا لیکن کچھ دوسرے گناہ تھے' تو ان کی معافی کا امکان ہے۔ اور یہ فیصلہ اللہ تعالیٰ اپنے علمِ کامل کی بنیاد پر کرے گا کہ کس کا کون سا گناہ معاف کیے جانے کے قابل ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نوٹ ۳: آیت ۴۹ میں ﴿اَلَّذِیۡنَ یُزَکُّوۡنَ اَنۡفُسَہُمۡ﴾ کا ہم نے لفظی ترجمہ کیا ہے۔ سات مختلف ترجموں میں چیک کیا تھا اور ان سب میں اس کا مطلب یہ دیا گیا ہے کہ جو لوگ خود کو پاکیزہ سمجھتے ہیں یا اپنی پاکیزگی بیان کرتے ہیں۔ یہ دراصل تفسیری ترجمہ ہے جس کی وضاحت ضروری ہے۔

اس آیت میں جو طرزِ بیان ہے وہ قرآن مجید میں اور بھی متعدد مقامات پر اختیار کیا گیا ہے۔ ان میں سے صرف ایک کے حوالے سے ان شاء اللہ بات آسانی سے سمجھ میں آ جائے گی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''یقیناً آپؐ ہدایت نہیں دیتے اس کو جس کو آپؐ چاہیں بلکہ اللہ ہدایت دیتا ہے اس کو جس کو وہ چاہتا ہے' اور وہ خوب جانتا ہے ہدایت پانے والوں کو''۔ (القصص:۵۶)۔ اس مقام پر یہ بات بہت واضح ہے کہ اس آیت میں ہدایت دینے کی کوشش کرنے کی ممانعت نہیں ہے۔ یہ نہ صرف مطلوب اور محمود ہے بلکہ بعض اوقات فرض بھی ہے۔ البتہ یہ بات سمجھانا مقصود ہے کہ ہماری اس کوشش کا نتیجہ کس کے حق میں نکلے گا' کب نکلے گا اور کتنا نکلے گا' یہ سارے فیصلے کلیتاً اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہیں اور یہ فیصلے وہ اپنے علمِ کامل کی بنیاد پر کرتا ہے۔ اس لیے اپنی کوشش میں لگے رہو اور نتیجہ اللہ پر چھوڑ دو۔ اسی کا نام توکّل ہے۔

اسی طرح آیت زیر مطالعہ میں بھی اپنے نفس کا تزکیہ کرنے کی کوشش کرنے کی ممانعت نہیں ہے۔ یہ کوشش بھی مطلوب و محمود ہے۔ البتہ یہاں ایسے لوگوں کی مذمت کی گئی ہے جو اس کوشش کے نتیجے کو یقینی سمجھ کر خود کو پاک سمجھنا شروع کر دیتے ہیں اور اپنی پاکیزگی کا دعویٰ کرنے لگتے ہیں۔ آیت کے مفہوم کے اسی پہلو کو تفسیری ترجموں میں اُجاگر کیا گیا ہے۔

نوٹ ۴: آیت ۴۸ میں اللہ تعالیٰ نے قطعی اعلان کر دیا ہے کہ وہ شرک معاف نہیں کرے گا۔ اس لیے ہر صاحبِ ایمان کا یہ فرض بنتا ہے کہ شرک کو پہچاننے کی وہ خود استعداد حاصل کرے اور دوسروں کے کہنے پر بھروسہ نہ کرے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ میدانِ حشر میں یہ بات قبول نہیں کی جائے گی کہ فلاں نے ہم کو غلط بتایا تھا' اس لیے اس کو پکڑو اور ہم کو چھوڑ دو۔ وہ بھی پکڑا جائے گا اور ساتھ میں ہم بھی پکڑے جائیں گے۔ قرآن مجید میں متعدّد مقامات پر اس بات کی وضاحت موجود ہے' مثلاً الاعراف:۳۸' الاحزاب:۶۷ وغیرہ۔ غلط لوگوں کی پیروی کرنے والوں کا جرم یہ ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ غور و فکر اور عقل کی صلاحیتوں کو استعمال نہیں کیا اور کسی تحقیق کے بغیر دوسروں کی پیروی کی (بنی اسرائیل:۳۶)۔ اس لیے کم از کم شرک کی حد تک تو یہ لازمی ہے کہ دوسروں سے فتویٰ مانگنے کے بجائے ہم خود فیصلہ کر سکیں کہ کیا شرک ہے اور کیا نہیں ہے؟ اسی مقصد سے اس نوٹ میں شرک کے متعلق ضروری معلومات فراہم کی جا رہی ہیں۔

انسانی تاریخ کا یہ ایک المیہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات میں شرک ان قوموں نے کیا جو اللہ اور آخرت کو مانتے تھے۔ یہود نے حضرت عزیر علیہ السلام اور نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا بنایا جبکہ بنو اسماعیل نے فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں قرار دیا۔ اس پس منظر میں یہ ایک معجزہ ہے کہ اُمتِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تا حال شرک بالذات سے بچی ہوئی ہے' لیکن مسئلہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات میں دوسروں کو شریک کرنے کے جرم سے ہم لوگ بھی نہ بچ سکے۔ اس لیے اس نوٹ میں ہم شرک فی الصفات کے متعلق کچھ اصولی باتیں سمجھیں گے تا کہ اس کو پہچاننے کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

صلاحیت حاصل ہو جائے۔

شرک فی الصفات میں مغالطہ لاحق ہونے کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ہماری زبان میں جو الفاظ اللہ تعالیٰ کی صفات کے لیے استعمال ہوتے ہیں وہی الفاظ مخلوق کی صفات کے لیے بھی استعمال کیے جاتے ہیں۔ مثلاً اللہ سمیع ہے تو ہم بھی سنتے ہیں' اللہ عالم ہے تو ہم بھی عالم ہیں وغیرہ۔ اس سبب سے پیدا ہونے والے مغالطے سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم اللہ اور مخلوق کی صفات میں تین بنیادی فرق ذہن میں رکھیں تا کہ شرک فی الصفات سے بچ سکیں۔

(۱) پہلا فرق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات اس کی ذاتی ہیں' کسی نے اس کو دی نہیں' جبکہ مخلوق کی صفات ان کی ذاتی نہیں ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا کی ہیں تو ان کو ملی ہیں۔

(۲) دوسرا فرق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات اسے ہمیشہ سے حاصل ہیں اور ہمیشہ رہیں گی' جبکہ مخلوق کی صفات حادث بھی ہیں اور فانی بھی۔ حادث کا مطلب یہ ہے کہ مخلوق میں صفات پہلے نہیں تھیں' اللہ تعالیٰ کے عطا کرنے سے اسے حاصل ہوئیں۔ فانی کا مطلب یہ ہے کہ مخلوق کی صفات ختم ہو جاتی ہیں۔

(۳) تیسرا اور بہت اہم فرق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات لامحدود ہیں جبکہ مخلوق کی صفات محدود ہیں۔ مثلاً جو آواز فاصلے پر ہوٗ اسے ہم نہیں سن سکتے۔ آواز اگر ہلکی ہو تو آواز کا احساس ہوتا ہے لیکن بات سمجھ میں نہیں آتی۔ اگر ہمارے سامنے کئی افراد بیک وقت ایک دوسرے سے بات (cross talk) شروع کر دیں تو سب کی آواز ہمارے کان میں آئے گی لیکن بات کسی کی بھی سمجھ میں نہیں آئے گی۔ یہ سب کچھ ہماری صفتِ سماعت کے محدود ہونے کا ثبوت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفتِ سماعت کے لامحدود ہونے کا مطلب یہ ہے کہ فاصلے اس کے لیے بے معنی ہیں۔ بندہ چاہے قطب شمالی پر ہو یا قطب جنوبی پر وہ سب کی سنتا ہے۔ آواز کا تیز یا ہلکا ہونا بھی اس کے لیے بے معنی ہے' وہ تو دل میں آنے والے خیال بھی سن لیتا ہے۔ اگر پوری دنیا کے انسان اسے بیک وقت پکاریں تو وہ ہر ایک کی سن لیتا ہے۔ اسی طرح ہم بقیہ صفات کے محدود اور لامحدود ہونے کا فرق سمجھ سکتے ہیں۔

یہ ایک پیمانہ (yard stick) ہے جس پر رکھ کر ہر شخص خود معلوم کر سکتا ہے کہ کیا شرک ہے اور کیا شرک نہیں ہے۔ اب یہ بھی نوٹ کر لیں کہ قرآن مجید میں شرک سے متعلق آیات کی تعداد ایک ہزار سے زیادہ ہے اور ان میں اکثر شرک فی الصفات سے متعلق ہیں۔ نمونے کے طور پر صرف دو آیات دیکھ لیں:

(۱) ''اور تم لوگ اُس کے علاوہ جن لوگوں کو پکارتے ہو وہ قطمیر (کھجور کی گٹھلی پر پائی جانے والی سفید جھلی) کے بھی مالک نہیں ہیں۔ اگر تم لوگ ان کو پکارو گے تو وہ لوگ تمہاری پکار کو نہیں سنیں گے' اور اگر سنیں گے تو تم لوگوں کی حاجت روائی نہیں کر سکیں گے' اور قیامت کے دن انکار کریں گے تم لوگوں کے شرک کا۔'' (فاطر: ۱۳'۱۴)

(۲) ''اسی کو (یعنی اللہ کو ہی) پکارنا حق ہے۔ اور یہ لوگ اللہ کے سوا جن کو پکارتے ہیں وہ ان کے کچھ کام نہیں آتے مگر (اس طرح) جیسے کسی نے پانی کی طرف دونوں ہتھیلیاں پھیلائیں کہ وہ اس کے منہ تک آ پہنچے اور وہ اس تک پہنچنے والا نہیں ہے۔'' (الرعد: ۱۴)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

آیات ۵۱ تا ۵۵

اَلَمۡ تَرَ اِلَی الَّذِیۡنَ اُوۡتُوۡا نَصِیۡبًا مِّنَ الۡکِتٰبِ یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡجِبۡتِ وَ الطَّاغُوۡتِ وَ یَقُوۡلُوۡنَ لِلَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا ہٰۤؤُلَآءِ اَہۡدٰی مِنَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا سَبِیۡلًا ﴿۵۱﴾ اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ ؕ وَ مَنۡ یَّلۡعَنِ اللّٰہُ فَلَنۡ تَجِدَ لَہٗ نَصِیۡرًا ﴿۵۲﴾ اَمۡ لَہُمۡ نَصِیۡبٌ مِّنَ الۡمُلۡکِ فَاِذًا لَّا یُؤۡتُوۡنَ النَّاسَ نَقِیۡرًا ﴿۵۳﴾ اَمۡ یَحۡسُدُوۡنَ النَّاسَ عَلٰی مَاۤ اٰتٰىہُمُ اللّٰہُ مِنۡ فَضۡلِہٖ ۚ فَقَدۡ اٰتَیۡنَاۤ اٰلَ اِبۡرٰہِیۡمَ الۡکِتٰبَ وَ الۡحِکۡمَۃَ وَ اٰتَیۡنٰہُمۡ مُّلۡکًا عَظِیۡمًا ﴿۵۴﴾ فَمِنۡہُمۡ مَّنۡ اٰمَنَ بِہٖ وَ مِنۡہُمۡ مَّنۡ صَدَّ عَنۡہُ ؕ وَ کَفٰی بِجَہَنَّمَ سَعِیۡرًا ﴿۵۵﴾

ج ب ت

(x) : اس مادہ سے کوئی فعل استعمال نہیں ہوا۔

جِبْتٌ : انتہائی نکمی اور ناکارہ چیز۔ واحد اور جمع سب کے لیے ہے۔ پھر استعارۃً بتوں' جادوگروں اور نجومیوں کے لیے آتا ہے (مفردات القرآن) "آیت زیر مطالعہ۔

ن ق ر

نَقَرَ۔ یَنْقُرُ (ن) نَقْرًا: (۱) ٹھونگے مار کر کسی چیز میں سوراخ یا گڑھا کرنا۔ (۲) پھونک مار کر بانسری یا بگل بجانا۔ ﴿فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ ⑧﴾ (المدثر) "پھر جب پھونکا جائے گا بگل میں (یعنی صور پھونکا جائے گا)۔"

نَاقُوْرٌ: بگل' صور۔

نَقِیْرٌ: کھجور کی گٹھلی کا گڑھا۔ یہ کسی انتہائی حقیر چیز کے لیے عربی محاورہ ہے جس کا اردو متبادل ہے "تل بھر"۔ آیت زیر مطالعہ۔

ترکیب : "اُوْتُوْا" کا نائب فاعل اس میں "ھُمْ" کی ضمیر ہے جو "اِلَی الَّذِیْنَ" کے لیے ہے اور "نَصِیْبًا" مفعول ثانی ہے۔ "الطَّاغُوْتِ" حرف جر "بِ" پر عطف ہونے کی وجہ سے مجرور ہوا ہے۔ "ھٰٓؤُلَآءِ" اشارہ ہے "لِلَّذِیْنَ کَفَرُوْا" کے لیے جبکہ "سَبِیْلًا" تمیز ہے۔ "اَمْ لَھُمْ" میں "اَمْ" استفہام کا ہے یعنی "اَ" کے معنی میں ہے۔

ترجمہ:

اَلَمْ تَرَ : کیا آپ نے غور نہیں کیا	اِلَی الَّذِیْنَ : ان کی طرف جن کو
اُوْتُوْا : دیا گیا	نَصِیْبًا : ایک حصہ
مِّنَ الْکِتٰبِ : کتاب سے	یُؤْمِنُوْنَ : وہ ایمان لاتے ہیں
بِالْجِبْتِ : توہمات پر	وَالطَّاغُوْتِ : اور طاغوت پر
وَیَقُوْلُوْنَ : اور کہتے ہیں	لِلَّذِیْنَ : ان کے لیے جنھوں نے
کَفَرُوْا : کفر کیا	ھٰٓؤُلَآءِ : کہ یہ لوگ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اَهْدٰی: زیادہ ہدایت پر ہیں
اٰمَنُوْا: ایمان لائے
اُولٰٓئِکَ: وہ لوگ
لَعَنَهُمُ: لعنت کی جن پر
وَمَنْ: اور جس پر
اللّٰهُ: اللہ
لَهٗ: اس کے لیے
اَمْ: کیا
نَصِیْبٌ: کوئی حصہ ہے
فَاِذًا: پھر تو
النَّاسَ: لوگوں کو
اَمْ: یا
النَّاسَ: لوگوں سے
اٰتٰهُمُ: دیا ان کو
مِنْ فَضْلِهٖ: اپنے فضل سے
اٰلَ اِبْرٰهِیْمَ: ابراہیمؑ کے پیروکاروں کو
وَالْحِکْمَةَ: اور حکمت
مُّلْکًا عَظِیْمًا: ایک شاندار سلطنت
اٰمَنَ: ایمان لائے
وَمِنْهُمْ مَّنْ: اور ان میں وہ بھی ہیں جو
عَنْهُ: اس سے
بِجَهَنَّمَ: جہنم

مِنَ الَّذِیْنَ: ان سے جو
سَبِیْلًا: بلحاظ راستے کے
الَّذِیْنَ: وہ ہیں
اللّٰهُ: اللہ نے
یَّلْعَنِ: لعنت کرتا ہے
فَلَنْ تَجِدَ: تو تُو ہرگز نہیں پائے گا
نَصِیْرًا: کوئی مددگار
لَهُمْ: ان کے لیے
مِّنَ الْمُلْکِ: سلطنت میں
لَّا یُؤْتُوْنَ: وہ نہیں دیں گے
نَقِیْرًا: تل بھر بھی
یَحْسُدُوْنَ: وہ حسد کرتے ہیں
عَلٰی مَآ: اس پر جو
اللّٰهُ: اللہ نے
فَقَدْ اٰتَیْنَآ: تو ہم دے چکے ہیں
الْکِتٰبَ: کتاب
وَاٰتَیْنٰهُمْ: اور ہم نے دی ان کو
فَمِنْهُمْ مَّنْ: تو ان میں وہ بھی ہیں جو
بِهٖ: اس پر
صَدَّ: رکے رہے
وَکَفٰی: اور کافی ہے
سَعِیْرًا: بطور شعلوں والی آگ کے

آیات ۵۶ تا ۵۸

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِیْهِمْ نَارًا ؕ کُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا
غَیْرَهَا لِیَذُوْقُوا الْعَذَابَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ کَانَ عَزِیْزًا حَکِیْمًا ﴿۵۶﴾ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا ؕ لَهُمْ فِیْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۫
وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِیْلًا ﴿۵۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَهْلِهَا ۙ وَاِذَا حَکَمْتُمْ بَیْنَ
النَّاسِ اَنْ تَحْکُمُوْا بِالْعَدْلِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا یَعِظُکُمْ بِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ کَانَ سَمِیْعًا بَصِیْرًا ﴿۵۸﴾

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ن ض ج

نَضِجَ ۔ یَنْضَجُ (س) نَضْجًا : پھل یا گوشت کا پکنا۔ آیت زیر مطالعہ۔

ج ل د

جَلَدَ یَجْلِدُ (ض) جَلْدًا : چمڑے یا کھال پر مارنا۔

اِجْلِدْ (فعل امر): تو مار۔ ﴿فَاجْلِدُوْھُمْ ثَمٰنِیْنَ جَلْدَۃً﴾ (النور:٤) ''تو تم لوگ مارو ان کو اسّی کوڑے۔''

جَلْدَۃٌ : کوڑا۔

جِلْدٌ ج جُلُوْدٌ : کھال۔ آیت زیر مطالعہ۔

ترکیب : ''نُصْلِیْ'' کا مفعول اوّل ''ھِمْ'' کی ضمیر ہے اور ''نَارًا'' مفعول ثانی ہے۔ ''کُلَّمَا'' شرطیہ ہے اس لیے ''نَضِجَتْ'' ماضی کا ترجمہ مستقبل میں ہوگا۔ ''بَدَّلْنَا'' کا مفعول اوّل ''ھُمْ'' ہے اور ''جُلُوْدًا'' مفعول ثانی ہے۔ ''غَیْرَھَا'' میں ''ھَا'' کی ضمیر ''جُلُوْدٌ'' کے لیے ہے۔ ''اَنْ تَحْکُمُوْا'' کا ''اَنْ''، ''یَاْمُرُکُمْ'' پر عطف ہے۔

ترجمہ:

اِنَّ الَّذِیْنَ : بے شک وہ لوگ جنہوں نے	کَفَرُوْا : انکار کیا
بِاٰیٰتِنَا : ہماری نشانیوں کا	سَوْفَ : عنقریب
نُصْلِیْھِمْ : ہم ڈالیں گے ان کو	نَارًا : ایک آگ میں
کُلَّمَا : جب کبھی بھی	نَضِجَتْ : پک جائیں گی
جُلُوْدُھُمْ : ان کی کھالیں	بَدَّلْنٰھُمْ : تو ہم تبدیل کر دیں گے ان کو (یعنی ان کے لیے)
جُلُوْدًا : کھالوں کو	غَیْرَھَا : ان کے (یعنی پہلی کھالوں کے) علاوہ
لِیَذُوْقُوا : تاکہ وہ لوگ چکھیں	الْعَذَابَ : عذاب کو
اِنَّ اللّٰہَ : یقیناً اللہ	کَانَ : ہے
عَزِیْزًا : بالادست	حَکِیْمًا : حکمت والا
وَالَّذِیْنَ : اور وہ (لوگ) جو	اٰمَنُوْا : ایمان لائے
وَعَمِلُوا : اور عمل کیے	الصّٰلِحٰتِ : نیک
سَنُدْخِلُھُمْ : ہم داخل کریں گے ان کو	جَنّٰتٍ : ایسے باغات میں
تَجْرِیْ : بہتی ہیں	مِنْ تَحْتِھَا : جن کے نیچے سے
الْاَنْھٰرُ : نہریں	خٰلِدِیْنَ : ایک حالت میں رہنے والے ہیں
فِیْھَآ : ان میں	اَبَدًا : ہمیشہ
لَھُمْ : ان کے لیے ہیں	فِیْھَآ : ان میں
اَزْوَاجٌ مُّطَھَّرَۃٌ : پاک کیے ہوئے جوڑے	وَّنُدْخِلُھُمْ : اور ہم داخل کریں گے ان کو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ظِلًّا ظَلِيْلًا : ہمیشگی والے سائے میں	اِنَّ اللّٰهَ : بے شک اللہ
يَاْمُرُكُمْ : حکم دیتا ہے تم لوگوں کو	اَنْ : کہ
تُؤَدُّوا : تم لوٹا دو	الْاَمٰنٰتِ : امانتوں کو
اِلٰٓى اَهْلِهَا : ان کے اہل (یعنی اہلیت والوں) کی طرف	وَاِذَا : اور جب بھی
حَكَمْتُمْ : تم فیصلہ کرو	بَيْنَ النَّاسِ : لوگوں کے مابین
اَنْ : (تو یہ) کہ	تَحْكُمُوْا : تم لوگ فیصلہ کرو
بِالْعَدْلِ : عدل سے	اِنَّ اللّٰهَ : بے شک اللہ
نِعِمَّا : کیا ہی اچھی ہے جو	يَعِظُكُمْ : وہ نصیحت کرتا ہے تم کو
بِهٖ : اس کے بارے میں	اِنَّ اللّٰهَ : یقیناً اللہ
كَانَ : ہے	سَمِيْعًا : سننے والا
بَصِيْرًا : دیکھنے والا	

نوٹ ۱ : جن لوگوں کے بدن پر کبھی کوئی پھوڑا یا پھنسی نکلی ہے وہ جانتے ہیں کہ جب وہ پک جاتے ہیں تو ان کی کھال گل کر الگ ہو جاتی ہے اور نیچے سے نئی کھال نکلتی ہے۔ اس وقت وہ اتنی نازک اور حساس ہوتی ہے کہ اگر کوئی چیز اس کو چھو جائے تو آدمی بلبلا اٹھتا ہے۔ جن لوگوں کو اس کا تجربہ ہے وہ کسی درجے میں ﴿لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ﴾ کا مفہوم سمجھ سکتے ہیں۔

نوٹ ۲ : آیت ۵۸ میں لفظ امانات جمع کے صیغے میں آیا ہے۔ اس میں اشارہ ہے کہ صرف مال و دولت ہی امانت نہیں ہوتی بلکہ اس کی اور بھی قسمیں ہیں۔ مثلاً ایک حدیث کے مطابق کسی مجلس میں جو بات کہی جائے وہ اس مجلس کی امانت ہے اور اہل مجلس کی اجازت کے بغیر دوسروں کو بتانا خیانت ہے۔ ایک دوسری حدیث کے مطابق جس شخص سے کوئی مشورہ طلب کیا جائے تو وہ امین ہوتا ہے' اس لیے اس پر لازم ہے کہ مشورہ وہی دے جو مشورہ مانگنے والے کے حق میں مفید ہے۔ اگر جانتے بوجھتے غلط مشورہ دیا تو اس نے خیانت کی۔

اسی طرح خانہ کعبہ کی کنجی کی تولیت کے مسئلہ پر اس آیت کا نازل ہونا واضح کر دیتا ہے کہ جو بھی عہدے اور منصب ہیں' وہ سب اللہ کی امانتیں ہیں اور ان کے امین وہ حکام ہیں جن کو ان عہدوں پر تقرری کا اختیار حاصل ہے۔ ان کے لیے جائز نہیں کہ کوئی عہدہ کسی ایسے شخص کے سپرد کر دیں جو علم و عمل اور کسی قابلیت کے لحاظ سے اس عہدے کا اہل نہیں ہے۔ حکومت کے عہدے باشندگانِ ملک کے حقوق نہیں ہیں جنہیں آبادی کے تناسب کے اصول پر تقسیم کیا جائے' بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ امانتیں ہیں جو صرف ان کے اہل لوگوں کو دیے جا سکتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ جس شخص کو عام مسلمانوں کی کوئی ذمہ داری سپرد کی گئی پھر اس نے کوئی عہدہ کسی شخص کو محض دوستی و تعلق کی بنیاد پر' اہلیت معلوم کیے بغیر دے دیا تو اس پر اللہ کی لعنت ہے' نہ اس کا فرض قبول ہوگا نہ نفل' یہاں تک کہ وہ جہنم میں داخل ہو جائے۔ (منقول از معارف القرآن)

© rasailojaraid.com